بسم اللہ الرحمن الرحیم

پالتو جانوروں کی خرید وفروخت کا کاروبار کرنا کیسا ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا پالتو جانوروں کی دوکان (Pet shop) ڈالنا جائز ہے ؟ جس میں مختلف اقسام کے کتے، بلی، پرندے وغیرہ گھریلو پالتو جانور (Domestic pets) بیچے جائیں ؟

جواب

عمومی طور پر ایسی دوکانوں میں وہی جانور فروخت کیے جاتے ہیں، جن کو پالنے اور خرید وفروخت کرنے کی شرعاً اجازت ہوتی ہے، لہذا ایسی پالتو جانور بیچنے کی دکان (Pet Shop) بنانا جائز ہے جبکہ اور کوئی مانع شرعی نہ ہو۔ جہاں تک مختلف جانوروں کی بیع و شرا کے حکم کا تعلق ہے تو اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

قوانین شرعیہ کی رو سے خنزیر ایسا جانور ہے جس کا پالنا بھی حرام ہے اور اس کی خرید وفروخت بھی مطلقاً ناجائز ہے۔ اسی طرح وہ جانور جن سے کوئی مباح نفع حاصل نہیں کیا جاسکتا، جیسے عمومی حشرات الارض مثلاً چوہا، گرگٹ، چھپکلی، بچھو وغیرہ اور مچھلی کے علاوہ پانی کے دیگر جانور مثلاً مینڈک، کیکڑا وغیرہ، ان سب کی خرید وفروخت بھی ناجائز ہے۔ ان کے علاوہ وہ تمام جانور جن سے شرعاً کوئی جائز نفع اٹھایا جاسکتا ہے، خواہ وہ پرندے ہوں یا دیگر حیوان، مثلاً طوطے، چڑیاں، کبوتر اور مختلف قسم کے خرگوش، بلیاں، مچھلیاں وغیرہ، ان سب کا پالنا اور ان کی خرید وفروخت کرنا جائز ہے۔ اسی طرح مختلف نسل کے کتوں کی بیع بھی جائز ہے، بشرطیکہ وہ حفاظت وغیرہ کے لیے سدھانے کے قابل ہوں، اگرچہ فی الحال سدھائے ہوئے نہ ہوں؛ کیونکہ وہ کتا یا شکاری جانور جو بالکل قابلِ تعلیم نہ ہو، اس کی بیع درست نہیں۔

واضح رہے کہ جب تک جانور دوکان دار کی ملکیت میں اس کے پاس رہیں، ان کے دانہ پانی کا خیال رکھنا اس پر لازم ہے، اس میں کوتاہی برتنا اور انہیں بھوکا پیاسا رکھنا سخت گناہ کا باعث ہے۔

امام اہل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں" : جانورانِ خانگی مثل خروس و ماکیان و کبوتر اہلی وغیرہا کا پالنا بلا شبہ جائز ہے، جبکہ انہیں ایذا سے بچائے اور آب و دانہ کی کافی خبر گیری رکھے۔ رہا جانورانِ وحشی کا پالنا جیسے طوطی، مینا، لال، بلبل وغیرہا، عالمگیری میں قنیہ سے اس کی ممانعت نقل کی اگرچہ آب و دانہ میں تقصیر نہ کرے، مگر نص صریح حدیث صحیح واقوال ائمۂ نقد و تنقیح سے صاف جواب واباحت مستفاد ہے، جبکہ خبر گیری مذکور بروجہ کافی بجالائے۔ " **(فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 643-645 ملتقطاً، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مقام پر لکھتے ہیں" :اوران احکام سے خنزیر مستثنیٰ ہے، اس کی کھال یا ہڈی کسی حال میں اصلاً خرید و فروخت یا کسی قسم کے انتفاع کے قابل نہیں، لنجاستہ عینہا (یعنی اس کے نجس العین ہونے کی وجہ سے)۔" **(فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 162، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

علامہ ابن عابدین سید محمد امین بن عمر شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1252ھ/1836ء) نقل کرتے ہیں:

"ویجوز بیع سائر الحیوانات سوی الخنزیر وھو المختار"

ترجمہ: خنزیر کے علاوہ تمام جانوروں کی خرید و فروخت جائز ہے، اور یہی مختار قول ہے۔ **(ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، جلد5، صفحہ 69، دارالفکر، بیروت)**

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

"ان جواز البیع یدور مع حل الانتفاع"

ترجمہ: بیع کا جواز انتفاع کے حلال ہونے کے ساتھ محصور ہے۔ **(ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، جلد5، صفحہ 51، دارالفکر، بیروت)**

علامہ زین الدین بن ابراہیم ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 970ھ/1562ء) لکھتے ہیں:

"صح بیع الکلب والفھد والسباع والطیور لما رواہ أبو حنیفة رضي الله تعالی عنه أنه صلی الله علیه وسلم رخص في ثمن کلب الصید ولأنه مال متقوم آلة الاصطیاد فصح بیعه کالبازي بدلیل أن الشارع أباح الانتفاع به حراسة واصطیادا فکذا بیعا...أطلقه فشمل المعلم وغیره...لا یجوز بیع الکلب العقور الذي لا یقبل التعلیم...ویجوز بیع الھرة لأنھا تصطاد الفأرة والھوام المؤذیة فھي منتفع بھا ولا یجوز بیع ھوام الأرض کالخنافس والعقارب والفأرة والنمل والوزغ والقنافذ والضب ولا ھوام البحر کالضفدع والسرطان وکذا کل ما کان في البحر إلا السمك وما جاز الانتفاع بجلده أو عظمه"

ترجمہ: کتے، چیتے، درندوں اور پرندوں کی بیع درست ہے، اس حدیث کی بنا پر جسے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شکاری کتے کے ثمن کی اجازت دی ہے، اور اس لیے کہ یہ مال متقوم اور شکار کا آلہ ہے، پس اس کی بیع درست ہے، جیسے کہ بازکی، اس دلیل سے کہ شارع نے اس سے نگہبانی اور شکار کرنے کی صورت میں نفع اٹھانا جائز قرار دیا ہے، پس اسی طرح اس کی بیع بھی (جائز قرار پائی)۔ مصنف نے کتے کو مطلق رکھا، جس میں سکھایا ہوا اور غیر سکھایا ہوا دونوں شامل ہو گئے۔ (البتہ) کاٹنے والے کتے کی بیع جائز نہیں جو قابل تعلیم نہ ہو۔ اور بلی کی بیع جائز ہے؛ کیونکہ وہ چوہے اور تکلیف دہ کیڑے مکوڑے پکڑتی ہے، پس وہ قابلِ انتفاع ہے، اور حشرات الارض کی بیع جائز نہیں، جیسے بھنورا، بچھو، چوہا، چیونٹی، چھپکلی، لمبے لمبے کانٹوں والا سیہ اور گوہ، اور نہ ہی سمندری جانوروں کی جیسے مینڈک، کیکڑا اور اسی طرح سمندر کی ہر چیز سوائے مچھلی کے اور اس کے جس کی کھال یا ہڈی سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ **(البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب البیع، باب مسائل متفرقۃ فی البیع، جلد6، صفحہ 187 ملتقطاً، دار الکتاب الإسلامی)**

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1367ھ/1948ء) لکھتے ہیں "کتا، بلی، ہاتھی، چیتا، باز، شکرا، بہری، ان سب کی بیع جائز ہے۔ شکاری جانور معلّم (سکھائے ہوئے) ہوں یا غیر معلم دونوں کی بیع صحیح ہے، مگر یہ ضرور ہے کہ قابل تعلیم ہوں، کٹکھنا (بہت زیادہ کاٹنے والا) کتا جو قابل تعلیم نہیں ہے، اُس کی بیع درست نہیں۔... مچھلی کے سوا پانی کے تمام جانور مینڈک، کیکڑا وغیرہ اور حشرات الارض، چوہا، چھچھوندر، گھونس، چھپکلی، گرگٹ، گوہ، بچھو، چیونٹی کی بیع ناجائز ہے۔ **(بہار شریعت، جلد2، حصہ 11، صفحہ 809-811، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "(پالتو جانوروں کی خبر گیری کی یہ تاکید ہے کہ دن میں ستر دفعہ پانی دکھائے، کما ورد فی الحدیث (جیسا کہ حدیث میں وارد ہے)، ورنہ پالنا اور بھوکا پیاسا رکھنا سخت گناہ ہے، فانہ ظلم (اس لیے کہ یہ ظلم ہے)۔" **(فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ 644، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1077

تاریخ اجراء: 7شعبان المعظم 1447ھ/27جنوری 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net